بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۴ | ۱۵ ماہ ظہور ۱۳۲۵ ہش | ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۶۵ھ | ۱۵ اگست ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۹۰


## مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۴ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۶ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار اور کانوں میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت اُم ناصر احمد صاحبہ حرم اول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ و بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

قادیان ۱۴ ماہ ظہور۔ کل صبح ۱۰ بجے مسجد اقصےٰ میں تعلیم القرآن کلاس کے زیر اہتمام حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض واقعات نہایت رقت آمیز انداز



# احمدی نوجوانوں کی صحت بہت اعلیٰ ہونی چاہیئے

ایک ایسی جماعت کے لئے جو تمام دنیا پر چھا جانے کے عزائم لے کر اٹھی ہو جس کے سپرد اللہ تعالےٰ نے تمام دنیا کی اخلاقی اور روحانی تعلیم کا عظیم الشان کام کیا ہو۔ اور جو دنیا کی راہ نمائی کے لئے منتخب ہو چکی ہو۔ اپنی جسمانی صحت بالخصوص نوجوانوں کی صحت سے غافل ہونا بہت بڑے خطرہ کی بات ہے۔ اور اس لئے احباب جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔ کہ وہ جہاں دینی اور روحانی لحاظ سے اپنے آپ کو دوسروں کے لئے نمونہ بنائیں۔ وہاں جسمانی لحاظ سے بھی نمونہ ہوں۔ اور صحت کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہوں۔ اگر صحت اچھی نہ ہو تو کوئی فرد دنیا میں ترقی نہیں کر سکتا۔ بلکہ اچھی صحت کے بغیر اخلاق بھی درست نہیں ہو سکتے۔ خراب صحت انسان کے مزاج میں چڑچڑاپن پیدا کر دیتی ہے۔ اور اسے سستی و کاہلی کا شکار بنا دیتی ہے۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسا شخص آہستہ آہستہ نمازوں میں بھی سست اور بسا اوقات نمازوں کا تارک ہو جاتا ہے۔ گویا صحت کی خرابی بعض صورتوں میں انسان کو بے ایمانی تک پہنچا دیتی ہے۔ پھر اگر انسان کی صحت اچھی نہ ہو۔ تو وہ دین کی خدمت بھی نہیں کر سکتا۔ اگر جسم میں توانائی نہیں۔ تو خدمت دین کیسے ہو سکتی ہے۔ دینی خدمات کے بعض ایسے مواقع بھی آتے ہیں۔ کہ ایک قلیل عرصہ میں انسان اپنے آپ کو بہت بڑے انعامات کا وارث بنا لیتا ہے لیکن ایسے مواقع سے کمزور صحت اور نحیف الجثہ لوگ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ پس صحت کی درستی کوئی معمولی بات نہیں بلکہ نہایت ہی اہم چیز ہے۔ جس سے کسی احمدی کو غافل نہ ہونا چاہیئے۔ وہ جماعت جس کا کام اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانا ہے۔ اس کے لئے نہایت ضروری ہے کہ اس کے افراد تندرست اور تنومند ہوں۔ یہ ایک بہت ضروری معاملہ ہے۔ جو دینی اور دنیوی دونوں لحاظ سے جماعت احمدیہ کے ساتھ گہرا تعلق رکھتا ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بارہا دوستوں کو اس طرف متوجہ فرما چکے ہیں۔ چنانچہ ایک خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا۔ کہ:-

"میرے نزدیک تمام نوجوانوں کا سالانہ معائنہ ہوتے رہنا چاہیئے۔ تاکہ ان کی صحت میں اگر کوئی نقص واقعہ ہو۔ تو اس کی فوری اصلاح ہو سکے۔ اور جن ذرائع سے بھی ان نقصوں کی اصلاح ہو سکتی ہو۔ ان کو کام میں لانا چاہیئے۔ ایک تو ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ آئندہ نسل میں یہ نقائص پیدا ہی نہ ہوں۔ اور دوسری طرف ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جن میں نقائص ہیں۔ ان سے نقائص کو دور کر دیا جائے۔"

نوجوانوں کی صحت کو عمدہ بنانے کے ضمن میں اس امر کا ذکر کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ مغربی کھیلوں مثلاً فٹ بال اور ہاکی وغیرہ کو ناپسند فرما چکے ہیں۔ اور مگدر ہلانا رسہ کشی۔ گولہ پھینکنا۔ کودنا۔ تیرنا اور چھلانگیں لگانا وغیرہ دیسی کھیلوں کو زیادہ مفید اور موزوں قرار دے چکے ہیں۔ اور تندرستی کے لئے احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ ان کھیلوں کو اپنے اپنے اپنے ہاں رائج کریں۔ یہ چیزیں پہلے ہی خدام الاحمدیہ کے پروگرام میں داخل ہیں۔ مگر ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ان میں ایسی باقاعدگی پیدا کی جائے۔ کہ ہر نوجوان روزانہ ضرور ورزش کرے۔ اور اپنی صحت کا پوری طرح خیال رکھے۔

جماعت احمدیہ دنیوی اسباب کے لحاظ سے بہت ہی کمزور جماعت ہے اور ملک کی بڑی بڑی قوموں کی طاقت سے اسے کوئی نسبت ہی نہیں۔ اس قلت تعداد کی وجہ سے کئی مشکلات پیش آتی ہیں۔ اور آئندہ بھی آ سکتی ہیں لیکن اگر اس قلت تعداد کے ساتھ جماعت کی صحت بھی ٹھیک نہ ہو۔ تو یہ امر مشکلات میں اضافہ کا موجب ہو سکتا ہے۔

علاوہ ازیں ہمارے ملک کے حالات بھی روز بروز مخدوش ہو رہے ہیں۔ اور برادران وطن کا رویہ مسلمانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ خطرات کا موجب بنتا جا رہا ہے۔ ہندوؤں نے نہایت باقاعدگی کے ساتھ نوجوانوں کی ورزش اور ان کی صحت کی درستی کے جگہ بجگہ انتظام کر رکھے ہیں۔ حالانکہ وہ ملک میں عظیم اکثریت رکھتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ مسلمان جو تعداد کے لحاظ سے بھی بہت تھوڑے ہیں۔ اس سے بہت غافل ہیں۔ ایک وقت تھا۔ کہ ہندوستان میں ہندوؤں کی بزدلی ضرب المثل سمجھی جاتی تھی۔ مگر واقعات پر نگاہ رکھنے والے خوب جانتے ہیں کہ آج کیا حالت ہے۔ ہندو کس قدر دلیر اور بے باک ہو چکے ہیں۔ اور مسلمان کس طرح اپنی بہادری اور جرأت کی خصوصیات سے آہستہ آہستہ محروم ہوتے جا رہے ہیں۔ ملک میں سیاسی بے چینی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ حالات نہایت تشویش انگیز ہیں۔ اور اس بات کے متقاضی ہیں۔ کہ مسلمان اپنی صحت کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ اور جماعت احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ اس بارہ میں بھی ان کی راہ نمائی کرے۔ تندرست قوےٰ اور مضبوط دل و دماغ کے مالک افراد قوم کی ترقی کا بہت بڑا ذریعہ ہوتے ہیں۔ لیکن نحیف الجثہ کمزور اور دائم المریض اشخاص قوم کے لئے ایک بوجھ ہوتے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ میں


ایڈیٹر: رحمت اللہ شاکر

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

# سپین کے مذہبی تمدنی حالات

## سپین مشن کی رپورٹ ماہ جولائی ۱۹۴۶ء

(از مکرم محمدؐ اسحاق صاحب ساقی مجاہد سپین)

احباب کو علم ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے یورپ کے مختلف ممالک میں جو نئے مشن کھولے ہیں ان میں سپین مشن بھی ہے۔ اس مشن کی پہلی رپورٹ درج ذیل ہے۔ جس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ اس ملک میں بالخصوص تبلیغ کی راہ میں کتنی شدید مشکلات ہیں۔ (ایڈیٹر)

ساقی صاحب لکھتے ہیں:۔

اس ماہ میں بفضلہ تعالےٰ ۲۵ آدمیوں کو مکان پر مدعو کر کے تبلیغ کی گئی۔ مختلف مواضیع پر گفتگو ہوتی رہی۔ مثلاً حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت اور ان کی بن باپ پیدائش کی حکمت اور ان کا کشمیر کی طرف سفر کرنا۔ خدا کے فضل سے ایک ترجمان کے ذریعہ ان سب مسائل کو واضح کیا گیا۔ بعض لوگ جب ہماری باتوں کا جواب نہیں پاتے۔ تو آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراضات کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ میں نے تمام اعتراضات کے جواب دیئے۔ اور معترضین کی تسلی کی۔ سب سے بڑا اعتراض ان ممالک میں یہ ہے۔ کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا۔ اور قریباً ہر ایک شخص یہی سوال کرتا ہے۔ اس لئے اس مسئلہ کو بھی خوب وضاحت سے بیان کیا گیا۔ ایک مسلمان دوست کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل سنائے۔

یہاں کے لوگ دوسرے لوگوں اور دوسری اقوام کی نسبت سخت بغض اور تعصب رکھتے ہیں۔ یہاں کے لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہمارا ملک تمام ممالک سے بہر حال عمدہ اور بہتر ہے۔ اور دیگر تمام ممالک کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ خصوصاً مسلمانوں سے ایسا بغض ہے۔ کہ انہیں دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ جس کا سب سے بڑا سبب یہاں کے پادریوں کی فتنہ پردازی ہے۔ رعایا کی ضمیر پر پادریوں کا قبضہ ہے۔ کوئی شخص اپنی مرضی کے مطابق کچھ نہیں کر سکتا۔ حتےٰ کہ دفتر میں کام کرنے کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ چرچ سے کیتھولک ہونے کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا جائے۔ چنانچہ کئی لوگ جو کیتھولک نہیں دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔ ان پادریوں کے لباس میں ایک اچکن ٹخنوں تک اور اس کے اوپر ایک جبہ ہوتا ہے۔ اور سبز پر سیاہ رنگ کا ہیٹ پہنتے ہیں۔ ڈاڑھی مونچھ منڈواتے ہیں۔ اور سر کے بال باریک مشین سے کٹواتے ہیں۔ بعض انگریزی بال رکھتے ہیں۔ جو شخص ان کے خلاف کوئی بات کرے تو اس کا علاج صرف اور صرف گولی ہے۔ عام طور پر مشہور ہے۔ کہ وہ شادی نہیں کرتے۔ مگر بعض نے کی بھی ہوئی ہیں۔

یہاں اقتصادی حالت بڑی خراب ہے۔ اول تو راشن بہت کم ملتا ہے۔ گرانی بہت ہے۔ یہاں قانون یہ ہے کہ کسان گندم گورنمنٹ کے حوالے کر دیتے ہیں اور پھر گورنمنٹ راشن کے ذریعہ خوراک تقسیم کرتی ہے۔

یہ راشن صرف روٹی اور چند سبزیوں کا ہوتا ہے۔ گرانی کمال تک پہنچی ہوئی ہے۔ لنڈن سے بعض اشیاء پانچ گنا بعض چھ گنا اور بعض آٹھ گنا زیادہ گراں ہیں۔

آخر میں احباب کی خدمت میں دینی دنیوی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ خصوصاً اس ماہ مبارک میں دعا کی جائے کہ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے کہ ہم اسلام کی حقیقی تصویر پیش کر سکیں۔ اور ان لوگوں کے تعصب کو دور کر کے اسلام کے نور سے منور فرمائے۔ آمین۔

## لجنہ اماء اللہ کا تیسرا امتحان

ماہ اکتوبر میں لجنہ اماء اللہ کا امتحان کتاب تبلیغ ہدایت نصف تا آخر مقرر ہوا ہے۔ ممبرات لجنہ اماء اللہ ابھی سے امتحان کی تیاری شروع کر دیں۔ خاکسار امۃ اللہ خورشید سیکرٹری تعلیم

## احباب کی خدمت میں دردمندانہ گذارش

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت امریکہ تبلیغ کے لئے جا رہا ہوں۔ یہ سطور میں سنگاپور سے لکھ رہا ہوں۔ اب رمضان شریف شروع ہے۔ احباب جہاں اپنے لئے اور اپنے خاندان کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ وہاں اپنی خاص دعاؤں میں مجھ ناچیز کو بھی ضرور یاد رکھیں۔ تا اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ اور انجام بخیر کرے۔ آمین ثم آمین۔ چودھری محمدؐ عبد اللہ صاحب واقف تحریک جدید اور باقی احمدی احباب جو امریکہ جا رہے ہیں۔ سب خیریت سے ہیں۔ والسلام

(مرزا منور احمدؐ واقف تحریک جدید)



## جماعتوں کے سکرٹری صاحبان فوری توجہ فرمائیں

ڈاکخانہ کی ہڑتال ختم ہو گئی۔ رجسٹری۔ پارسل۔ منی آرڈر۔ بیمہ وغیرہ ہر ڈاکخانہ میں کئے جا رہے ہیں۔ اس لئے تمام جماعتوں کے عہدہ دار جو مرکز میں اپنی جماعتوں کا روپیہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ ان کے پاس جس قدر روپیہ جمع ہے۔ فوراً اس اعلان کے دیکھتے ہی مرکز میں معہ تفصیل ارسال فرما دیں۔ اور تحریک جدید کے دفتر اول کے بارھویں سال اور دفتر دوم کے سال دوم کا چندہ بھی جس قدر سالانہ کا اسالانہ وصول ہو فوراً بھجوایا جائے۔ کیونکہ جہاں روپیہ کی فوری ضرورت ہے وہاں اس بات کی بھی ضرورت ہے۔ کہ تحریک جدید کے وعدے سو فی صدی پورا کرنے والوں کے نام ۲۹ رمضان المبارک کو حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے پیش کر دیئے جائیں۔ پس عہدہ داران اس پر خاص اور فوری توجہ فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ والسلام (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

## انگریزی خواں غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب میں تبلیغ کا بہترین ذریعہ

اخبار سن رائز ایک لمبے عرصہ سے انگریزی زبان میں تبلیغی خدمات سر انجام دے رہا ہے۔ بیرونی ممالک اور ہندوستان کے ان حصوں میں جہاں اردو سمجھی اور بولی نہیں جاتی۔ یہ اخبار سلسلہ کی خبریں پہنچانے کا اہم فریضہ سر انجام دے رہا ہے۔ اور انگریزی خواں غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب میں تبلیغ کا بہترین ذریعہ ہے۔

اخبار سن رائز میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے روح افزا خطبات کا انگریزی ترجمہ۔ بیرونی مشنوں کی تبلیغی رپورٹیں۔ نیز دلچسپ مذہبی مضامین اور ضروری خبریں درج ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا ترجمہ بھی باقاعدہ شائع ہوتا ہے۔ اور مندرجہ ذیل کتب کا مکمل ترجمہ شائع ہو چکا ہے:۔

(۱) شہادت القرآن (۲) چشمۂ مسیحی۔ (۳) تجلیات الٰہیہ۔ (۴) آئینہ کمالات اسلام (اردو حصہ ۳۵۰ صفحات) (۵) چشمۂ معرفت (۶) براہین احمدیہ حصہ پنجم کا ترجمہ آج کل جاری ہے۔ پرانی فائلیں بھی دفتر سن رائز سے مل سکتی ہیں۔

انگریزی خواں احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ اس اخبار کی خریداری قبول فرمائیں۔ تبلیغ کا بہترین ذریعہ ہے۔ چندہ سالانہ ہندوستان کے لئے صرف چار روپے اور بیرونی ممالک کے لئے ۱۰ شلنگ یا چھ روپے دس آنے نمونہ مفت ارسال کیا جاتا ہے۔

(مینیجر سن رائز ۹ لم کشمیر بلڈنگ میکلوڈ روڈ لاہور)

# ذکر حبیب علیہ السلام

## روایات حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی

### بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(۱۰)

حضور نماز میں ہاتھ ہمیشہ سینہ پر باندھتے تھے۔ زیر ناف بلکہ ناف پر بھی میں نے کبھی حضور کو ہاتھ باندھے نماز ادا کرتے نہیں دیکھا۔

(۱۱)

حضور پُر نور خود امام نہ بنا کرتے تھے۔ بلکہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم و مغفور کو حضور نے نمازوں کی امامت کا منصب عطا فرمایا ہوا تھا۔ نماز جمعہ بھی حضور خود نہ پڑھاتے تھے۔ بلکہ عموماً مولوی صاحب موصوف پڑھاتے تھے۔ اور شاذ و نادر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ پڑھایا کرتے تھے۔ اور کبھی کبھی مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی بھی پڑھاتے تھے۔ ایک زمانہ میں دو جگہ جمعہ کی نماز ہوتی تھی۔ مسجد اقصےٰ میں بھی جو کہ جامع مسجد ہے۔ اور مسجد مبارک میں بھی مگر دونوں جگہ امام الصلوٰۃ حضور نہ ہوتے تھے۔ عیدین کی نماز بھی سوائے شاذ کے حضور خود نہ پڑھاتے تھے۔ نماز جنازہ عموماً حضور خود پڑھاتے تھے۔ اور حضور کو میں نے نماز جنازہ کسی کے پیچھے پڑھتے نہیں دیکھا۔ یا کم از کم میری یاد میں نہیں۔

حضور کی عادت مبارک تھی کہ صبح کی نماز کے بعد کچھ دن نکلے سیر کے واسطے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اور سیر میں جانے سے پہلے حضرت مولوی صاحب خلیفہ اول اور حضرت نواب صاحب کو بھی اطلاع کرا دیا کرتے تھے۔ تاکہ وہ بھی ساتھ ہوں۔ بعض اوقات ان کی انتظار بھی فرمایا کرتے تھے۔ اور ان کو ساتھ لے جایا کرتے تھے۔ ابتدا میں حضور بٹالہ کی سڑک کی طرف سیر کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ اور کم از کم موڑ تک جاتے تھے۔ گاہ گاہ موڑ سے آگے بٹالہ کی جانب بھی تشریف لے جاتے تھے۔ ایک دو مرتبہ نہر تک جانا بھی حضور کا مجھے یاد ہے

اس کے علاوہ میں حضور کے ہمرکاب جانب شرق قادر آباد (ننیا گاؤں) کی طرف سے بسراواں کی طرف اور قادر آباد (ننیا گاؤں) سے شمالی جانب کے راستہ سے جو قادر آباد (ننیا گاؤں) اور بھینی کے درمیان سے جاتا ہے۔ اس راستہ پر بھی سیر کو گیا ہوں چند مرتبہ ننگل باغباناں کی جانب بھی حضور سیر کے واسطے تشریف لے گئے ہیں۔ اور کاہلواں تک سیر فرمائی ہے۔

حضور قادیان سے شمال کی جانب موضع بوٹر کی طرف بھی سیر کے واسطے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اور بعض دفعہ حضور اپنے باغ کی طرف جو جانب جنوب واقع ہے بھی سیر کے واسطے نکلتے ہیں۔ باغ سے آگے لیلاں کی طرف ایک راستہ جاتا ہے اس طرف کو اور بعض اوقات حضور باغ ہی میں ٹھہر کر سیر فرماتے اور بعض پھل منگا کر خدام کو کھلاتے۔ اور خود بھی شریک ہوا کرتے تھے۔ خصوصاً شہتوت۔ بیدانہ اور آم

(۱۲)

کبھی کبھی حضور کمر میں ایک پٹکا بھی باندھا کرتے تھے۔ ہاتھ میں حضور کے ایک چھڑی ضرور ہوا کرتی تھی۔ جو عموماً موٹے بید کی اور کھونٹی دار ہوا کرتی تھی۔

(۱۳)

حضور کوٹ پہنے بغیر سیر کے واسطے کبھی تشریف نہیں لے جاتے تھے۔ جوتی حضور کی ہمیشہ دیسی ہوتی تھی۔ بوٹ میں نے کبھی حضور کو پہنے نہیں دیکھا۔ ایک دفعہ ایک گرگابی کسی نے حضور کے واسطے بھیجی یا پیش کی تھی۔ مگر اس کے اُلٹے سیدھے کا حضور کو خیال نہ رہتا تھا۔ اور اس وجہ سے حضور کو تکلیف ہوتی تھی۔ آخر چھوڑ دی تھی

(۱۴)

حضور سیر میں تشریف لے جاتے تو حضور کے ہمرکاب اکثر مقامی دوست اور مہمان ضرور ہوا کرتے تھے۔ حضور سیر میں بھی دینی باتیں فرمایا کرتے تھے بعض اوقات نئی تصانیف کے مضامین باتوں باتوں میں سنا دیا کرتے تھے۔ دوستوں کے سوالات کے جواب بھی دیا کرتے تھے۔ اور اسی طرح جاتے اور آتے سارا وقت اسی قسم کی گفتگو میں خرچ ہوا کرتا تھا۔ اور یہ ایک قسم کا شاندار دربار رواں کا نقشہ ہوا کرتا تھا۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ چلنے میں کمزور تھے۔ حضور پُر نور کی رفتار تیز تھی۔ مگر تیزی نظر نہ آتی تھی بلکہ ایک وقار اور سنجیدگی لئے ہوئے ہوا کرتی تھی۔ حضرت مولوی صاحب لوگوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے ہوئے ہولے ہولے چلا کرتے تھے۔ اور اکثر حضور کے پیچھے رہ جاتے۔ حضور کو معلوم ہوتا۔ تو حضور ان کی انتظار میں ٹھہر جایا کرتے تھے۔

حضرت خلیفہ اول پر ہی کیا منحصر ہے۔ اور بھی بعض دوست حضور کے ساتھ اور حضور کی باتیں سننے کی غرض سے بجائے چلنے کے دوڑ دوڑ کر ساتھ ہوا کرتے تھے۔



## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غیر مطبوعہ مکتوب

### حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے نام

(۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبی اخویم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کا محبت نامہ پہنچا۔ آپ کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ اب مقدمہ کی تاریخ ۲۴ر اگست ۱۸۹۹ء مقرر ہوئی ہے۔ چونکہ محمد حسین نے میرے پر الزام لگایا ہے۔ کہ لیکھرام کا قاتل یہی شخص ہے۔ اس لئے لیکھرام کے قتل میں طلب ہونے پر محمد بخش[1] ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ نے لکھوایا ہے۔ کہ افواہ یہی تھی کہ لیکھرام کے قاتل یہی ہیں۔ اور نیز یہ بھی لکھوایا ہے کہ ان کا یہی طریق ہے۔ کہ کسی کے مرنے کی پیشگوئی کر دیتے ہیں۔ اور پھر اپنی جماعت کے ذریعہ اس پیشگوئی کو پورا کرتے ہیں۔ یہی بشیر حسین انسپکٹر نے اظہار دیا ہے۔ محمد بخش نے یہ بھی لکھوا دیا ہے۔ کہ سرحدی لوگ جو سرکار انگریزی کے دشمن ہیں۔ ان کے پاس پوشیدہ طور پر آتے رہتے ہیں۔ اور یہ خطرناک ہیں۔ حاکم کے دل میں ایک ذخیرہ شکوک کا اور ہے۔ کہ درحقیقت یہ اور ان کی جماعت سرکار انگریزی کے باغی اور بدخواہ اور مقابلہ کے لئے تیاری کر رہے ہیں ڈالا گیا ہے۔ اور جس قدر اس ضلع کے رئیس وغیرہ ملتے ہیں۔ وہ بھی یہی گواہی دیتے ہیں۔ کہ باغی اور خطرناک ہیں۔ تمام جماعت خطرناک ہے۔ اور پوشیدہ طور پر لوگوں کی خونریزی کے درپے لگے رہتے ہیں۔ ان پلید بیانوں کی حقیقت خداتعالےٰ خوب جانتا ہے۔ یہ حاکم عالم الغیب تو نہیں ہے۔ اس کے دل میں یہ جما دیا گیا ہے۔ کہ ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کی پیشگوئی محمد حسین کو سخت صدمہ پہنچانے کے لئے کی گئی تھی۔ غرض بہتان اور جھوٹ اور افترا کو کمال تک پہنچا دیا ہے۔ ۲۴ر اگست ۱۸۹۹ء پیشی کے لئے مقرر ہے۔ والسلام

خاکسار: غلام احمد ۱۴ر اگست ۱۸۹۹ء

[1] یہ مکرم شیخ نیاز محمد صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس کے والد تھے۔ جو اس قسم کے افعال کی وجہ سے عمر کے آخری حصہ میں تائب ہو کر رجوع کر چکے تھے۔ جس کی تفصیل شیخ صاحب موصوف کی ان روایات میں موجود ہے جو الفضل ۲۴ فروری ۱۹۴۶ء میں شائع ہو چکی ہیں۔ خاکسار۔ ملک فضل حسین

# مجلس احرار کی پسِ پردہ حالت کی ایک جھلک

## احراری لیڈروں میں انتشار اور پراگندگی

(از مکرم مولوی علی محمد صاحب اجمیری مولوی فاضل)

(۱)

احراری لیڈر مسٹر مظہر علی اظہر کے لڑکے مسٹر قیصر مصطفیٰ نے لاہور کارپوریشن کے میئر کے انتخاب میں مسلم لیگی امیدوار کی تائید کر کے احرار کی پوزیشن کو بہت خراب کر دیا ہے۔ حتیٰ کہ "پرتاپ" کے مہاشہ کرشن جو احرار کی جا و بیجا پیٹھ ٹھونکنے اور تعریف کرنے کے عادی ہیں۔ انہیں بھی یہ لکھنا پڑا۔

"مسٹر قیصر مصطفیٰ کی غداری نے انہیں تو ناقابل اعتبار ثابت کر ہی دیا ہے۔ ان کے عمل سے ان کے والد بزرگوار اور ساری احرار پارٹی کی نسبت بھی لوگوں کو شک ہو گیا ہے۔ مسٹر قیصر مصطفیٰ نے اپنے عمل سے اتنا لیگ کو فائدہ نہیں پہنچایا۔ جتنا احرار پارٹی کو نقصان پہنچایا ہے۔" (پرتاپ مورخہ ۲ر جون ۱۹۴۶ء)

احراری لیڈروں کے لئے یہ خطرناک الزام چپکے سے برداشت کر لینا آسان نہ تھا۔ کیونکہ جب سے مسلمانوں نے ان کو دھتکارا ہے۔ تب سے نیشنلزم کے پردہ میں ان کی کفیل وہ قوم ہے۔ جو مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے ہمیشہ ایسے قوم فروشوں کو خرید کر ان کو اپنی مخالفِ اسلام اغراض کا آلۂ کار بناتی رہی ہے۔ اپنے آقایانِ ولی نعمت کو مطمئن کرنے کے لئے مجلس احرار نے مسٹر قیصر مصطفیٰ پر چارج شیٹ لگایا۔ اور ان کے طرزِ عمل کو قابل اعتراض قرار دیتے ہوئے ان سے ان کی جواب طلبی کی۔

مسٹر قیصر مصطفیٰ مسلم لیگی امیدوار کو ووٹ دیے کی قیمت وصول کر چکے تھے۔ یعنی وہ کارپوریشن کی سٹینڈنگ کمیٹی کے سیکرٹری منتخب ہو چکے تھے۔ مجلس احرار کے اعتراضات کو تسلیم کرنے اور اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے کے معنے یہ تھے۔ کہ وہ اپنی اس پوزیشن کو ترک کر دیتے ان کے سامنے دو ہی صورتیں تھیں۔ (۱) یا تو پبلک زندگی میں پہلا ہی اعزاز جو ان کو حاصل ہوا تھا۔ اس پر لات مارتے۔ (۲) اور یا پارٹی کے وقار کو قائم رکھتے۔ انہوں نے پہلی صورت کو دوسری پر ترجیح دی۔

ماننا پڑتا ہے۔ کہ انہوں نے یہ اقدام اپنے والد بزرگوار مسٹر مظہر علی کے مشورہ سے کیا ہوگا۔ (نوائے وقت ۲۴ر جون ۱۹۴۶ء) وہ مجلس احرار کے صفِ اول کے لیڈر ہیں۔ اور شاید احراری لیڈروں میں سے صرف انہی کا ایک لڑکا اس قابل ہوا ہے۔ کہ اپنے باپ کی لیڈری کا جانشین بنے۔ مجلس احرار کی طرف سے مسٹر قیصر مصطفیٰ کے طرزِ عمل کے خلاف کارروائی کو انہوں نے اپنے ساتھیوں کی رقابت اور حسد پر محمول کیا۔ اور جوابی کارروائی کے طور پر جھٹ دو ایک بیانات اخبارات میں ایسے شائع کرا دیئے جن سے کانگرس کی نسبت مسلم لیگ کی جانب ان کا رجحان زیادہ معلوم ہوتا تھا۔ ان بیانات کی روشنی میں اخبارات میں یہ چرچے ہونے لگے۔ کہ مسٹر مظہر علی عنقریب مسلم لیگ میں شامل ہو جائیں گے۔ (انقلاب ۵ر جون و نوائے وقت ۱۲ر جون ۱۹۴۶ء) اظہر صاحب بالکل خاموش رہے۔ اور ان چہ میگوئیوں کی کوئی تردید یا تصدیق نہ کی۔ یہ گویا ان کی طرف سے احراری لیڈروں کو انتباہ تھا۔ کہ خبردار! اگر تم نے بات کو زیادہ طول دیا تو میں تم سے اپنا تعلق کلی طور پر منقطع کر لونگا۔

(۲)

مسٹر مظہر علی اظہر کے بیانات نے مجلس احرار کی پوزیشن کو اور بھی نازک کر دیا۔ کیونکہ اسی سال ماہ اپریل اور مئی میں وزارتی مشن کی دہلی میں آمد پر کانگرسی لیڈروں نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ مسلم لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت نہیں ہے۔ احراری لیڈروں کی خدمات حاصل کی تھیں۔ ان کو دہلی بلایا تھا اور وہاں ان کے بہت سے جلسے کرائے تھے۔ بعض جلسے خاص طور پر زیادہ بارونق کرنے کی خاص کوششیں کی گئی تھیں۔ تاکہ وزارتی مشن کے ممبروں کو یہ یقین دلایا جا سکے۔ کہ مسلمانوں میں مسلم لیگ کے سوا دوسری جماعتیں بھی کافی اثر و رسوخ رکھتی ہیں۔ چنانچہ وسط اپریل میں احرار کا جو جلسہ جامع مسجد کے سامنے اردو پارک میں ہوا۔ اس کے متعلق اخبارات میں یہ چھپا تھا۔ کہ اس کی حاضری دکھانے کے لئے مسٹر سٹیفورڈ کرپس کو رات کے اندھیرے میں وہاں لایا گیا۔ اردو پارک کے اس جلسہ میں پنڈت جواہر لعل نہرو بھی تشریف لائے تھے۔ اور انہوں نے اس میں تقریر بھی کی تھی۔ ان کی تقریر سے قبل ان کی سٹیج پر موجودگی میں اول شیخ حسام الدین صدر آل انڈیا مجلس احرار نے پنڈت جی کا شاندار تعریفی الفاظ میں تعارف کرایا۔ اور پھر مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے پنڈت جی اور ان کے والد آنجہانی پنڈت موتی لال کی تعریف میں بالخصوص اور دوسرے کانگرسی لیڈروں کی تعریف میں بالعموم زمین و آسمان کے قلابے ملائے۔

اردو پارک کے علاوہ اور بھی کئی حلقوں میں احرار کے جلسے ہوئے۔ جمعیۃ العلماء کے بعض مولوی بھی ان میں شریک ہوئے تھے۔ سبھی کانگرس کے گن گاتے اور مسلم لیگ کو کوستے تھے۔ یہ سلسلہ متواتر دو ماہ جاری رہا۔ مولوی حبیب الرحمٰن۔ مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری۔ اور شیخ حسام الدین کے علاوہ اور بھی بہت سے چھوٹے موٹے احراری لیڈر یہ سارا عرصہ دہلی میں موجود رہے۔ مگر مسٹر مظہر علی کو ایک دن بھی وہاں نہ دیکھا گیا۔ اور جب کانگرسی لیڈروں کی کوششوں سے احراری لیڈروں کو وزارتی مشن سے ملاقات نصیب ہوئی۔ تو اس موقعہ پر بھی اظہر صاحب موجود نہ تھے۔ حالانکہ وہ مجلس کے مانے ہوئے لیڈر ہیں۔ اور شیخ حسام الدین سے بہت زیادہ اچھی انگریزی بول سکتے ہیں اور قانون دان بھی ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وزارتی مشن سے ملاقات کے لئے اظہر صاحب کو نظر انداز کر دیا گیا۔ اور شیخ حسام الدین کو منتخب کیا گیا۔ اخبار "نوائے وقت" مورخہ ۱۲ر جولائی کی حسب ذیل خبر اس پر کسی قدر روشنی ڈالتی ہے:۔

"کہا جاتا ہے کہ مجلس احرار کی ورکنگ کمیٹی میں سخت اختلاف پایا جاتا ہے۔ اور اکثریت مولانا مظہر علی کے خلاف ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ انتخابات میں احراریوں کی شکست کا باعث مولانا مظہر علی کی پالیسی ہے۔ دوسری پارٹی مولانا حبیب الرحمٰن کے ساتھ ہے جو کہتی ہے کہ مجلس احرار کو کانگرس میں شامل ہو جانا چاہیئے۔" مسٹر مظہر علی اظہر کے حالیہ بیانات کو جو انہوں نے مسلم لیگ کی تائید میں دیئے ہیں ان حالات کی روشنی میں دیکھا جائے۔ تو اس سے اندرون خانہ کی حالت کا کسی قدر علم ہوتا ہے۔

(۳)

حال ہی میں مجلس احرار کا ایک اخبار "آزاد" نام لاہور سے جاری ہوا ہے۔ اس کا صرف نمونہ کا پرچہ ۲۸ر جولائی کو شائع ہوا تھا۔ اس میں صدر احرار شیخ حسام الدین سے لیکر آغا شورش کاشمیری تک سب لیڈروں کے بیانات اور پیغامات چھپے ہیں۔ لیکن مسٹر مظہر علی کا کوئی بیان یا پیغام نظر نہیں آتا۔ اس کی وجہ بھی وہی بیانات معلوم ہوتے ہیں۔ جو اظہر صاحب نے مسلم لیگ کی تائید میں چند روز پیشتر شائع کرائے تھے۔ یہ بھی سننے میں آیا ہے۔ کہ مجلس احرار نے اظہر صاحب کو بیان شائع کرنے کی مخالفت کر دی ہے۔ (نوائے وقت ۲۸ر جولائی ۱۹۴۶ء)

نہ صرف یہ کہ اظہر صاحب کا "آزاد" میں کوئی پیغام یا بیان شائع نہیں ہوا۔ بلکہ ان کے لڑکے سے مجلس احرار نے جو جواب طلبی کی تھی اس کے جواب میں مسٹر قیصر مصطفیٰ کا بیان بھی "آزاد" نے شائع نہیں کیا۔ اور اس کے لئے مسٹر قیصر مصطفیٰ کو یونینیسٹ اخبار "شہباز" کا رہینِ منت ہونا پڑا۔ اور انہوں نے اسکے ۳۱ر جولائی کے پرچہ میں اپنا جوابی بیان شائع کرایا۔

"آزاد" میں مسٹر مظہر علی اور ان کے لڑکے کے پیغامات اور بیانات تو شائع نہ ہوئے البتہ اس کے صفحہ اول پر چوکھٹے میں یہ خبر چھپی ہے۔ کہ مولانا مظہر علی کی بیگم صاحبہ بعارضہ کاربنکل بیمار ہیں۔ یہ خبر نمایاں طور پر شائع کر کے غالباً یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ اظہر صاحب محض اپنی اس پریشانی کے باعث کوئی بیان یا پیغام نہیں دے سکے۔ احرار کی اس کارروائی پر اظہر صاحب اور ان کے بہی خواہ یقیناً حیران ہوں گے۔ کہ یہ ان کے ساتھ ہمدردی ہے یا ان کے زخموں پر نمک پاشی غرض "آزاد" کا اجراء ہر اعتبار سے مسٹر مظہر علی صاحب اظہر کے لئے بدشگون ثابت ہوا ہے۔

(۴)

آجکل مجلس احرار میں پس پردہ کیا ہو رہا ہے۔ اس کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے یہ حالات کافی ہیں۔ دراصل احرار مسلمانوں میں اپنا وقار بالکل کھو چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مولانا داؤد غزنوی جیسا شخص بھی جب کانگرس سے واپس لوٹا تو اس نے احرار کی بجائے مسلم لیگ کی طرف رجوع کیا۔ آئندہ چند روز یہ فیصلہ کریں گے کہ مسٹر مظہر علی اظہر اور مسٹر قیصر مصطفٰے احرار کے ساتھ رہتے ہیں یا مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کریں گے۔ اگر مجلس احرار نے مسٹر قیصر مصطفٰے کے معاملہ میں زیادہ سختی برتی اور چشم پوشی سے کام نہ لیا۔ اور اظہر صاحب کو منانے کی کوشش نہ کی تو ممکن ہے کہ وہ باہر نکل آئے گا۔ اور مجلس احرار اپنے پرانے جنرل سیکرٹری سے محروم ہو جائے گی۔ جنرل سیکرٹری کے ساتھ کچھ اور لوگوں کا نکلنا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ وہ بھی اپنے ساتھ ایک پارٹی رکھتے ہیں چنانچہ لاہور کی مجلس احرار کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر لال الدین رشی نے ایک بیان دیا ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ میں مسٹر قیصر مصطفٰے کے رویہ کو حق بجانب سمجھتا ہوں (انقلاب ۸ اگست ۱۹۴۶ء)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ان کے خلاف کوئی انضباطی کارروائی کی گئی تو اسے سب کی حمایت حاصل نہ ہوگی۔ اور مجلس میں انتشار پیدا ہو جائے گا۔ حالانکہ ابھی جنرل سیکرٹری صاحب نے اپنے دستخطوں سے ۴ جون کو چٹھی لکھ کر مسٹر قیصر مصطفٰے سے جواب طلبی کی تھی۔

(۵)

مسٹر مظہر علی اظہر کے علاوہ بعض دوسرے احراری لیڈر بھی مجلس احرار سے اگر بالکل کٹ نہیں گئے تو کم از کم بہت حد تک بے تعلق ضرور ہو گئے ہیں یعنی نہ وہ پہلا سا جوش و خروش ہے اور نہ وہ سرگرمیاں۔ اس ضمن میں مجلس کے سابق صدر صاحبزادہ فیض الحسن خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ایک لمبے عرصہ سے نہ ان کی کوئی تقریر سننے میں آئی ہے اور نہ وہ مجلس کی کسی دوسری کارروائی میں حصہ لیتے نظر آتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے الیکشن میں ناکامی نے ان کو بالکل بددل کر دیا ہے۔ اور اب وہ مجلس احرار کی بجائے کسی دوسری پارٹی میں جانے کے لئے پر تول رہے ہیں۔ یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ انہیں الیکشن کے دوران میں احرار پارٹی کی بے مہری کی سخت شکایت ہے

(۶)

ایک اور تھرڈ گریڈ احراری لیڈر مسٹر غلام نبی جانباز ہیں۔ ان کے بارے میں گذشتہ دنوں عجیب خبر پڑھنے میں آئی کہ انہوں نے سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے پرکاش نارائن کی پنجاب میں آمد پر انہیں ایڈریس پیش کیا۔ اور انہیں یقین دلانے کی کوشش کی کہ ہم آپ کی تحریکیں کو کامیاب کرنے کے لئے آپ کے دوش بدوش اس میں حصہ لیں گے (پربھات ۲۵ جون ۱۹۴۶ء)

چند روز پیشتر جو لوگ حکومت الٰہیہ قائم کرنے کے ارادے لے کر اٹھے تھے ان کے منہ سے ایک سوشلسٹ کی فوج میں بھرتی ہونے پر آمادگی یقیناً ہر مسلمان کے نزدیک حیرت انگیز ہے۔ کیونکہ سوشلسٹ پارٹی جس کے لیڈر مسٹر جے پرکاش نارائن ہیں۔ اس کے مقاصد کہیں بھی حکومت الٰہیہ سے مطابقت نہیں رکھتے بلکہ ہر ہر نکتہ پر ان میں زبردست باہمی اختلافات پائے جاتے ہیں۔ مگر احرار کے نزدیک ہر وہ کام جائز اور مناسب ہے۔ جس کے متعلق انہیں یہ خیال ہو کہ اس سے انہیں کسی وقت فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ مسٹر جانباز نے یہ ایڈریس مجلس کی نمائندگی میں پیش کیا ہے یا اپنی ذاتی حیثیت سے۔ اگر ذاتی حیثیت سے پیش کیا ہے تو ممکن ہے مجلس احرار ان سے بھی جواب طلبی کرے گی لیکن جواب طلبی کرنے سے قبل اسے یہ سوچنا ہوگا کہ کیا وہ کسی کے ذاتی فعل پر گرفت کر سکتی ہے؟ مسٹر قیصر مصطفٰے نے اپنی صفائی میں جو بیان شائع کیا ہے اس میں انہوں نے اس اہم نکتہ کی طرف توجہ دلائی ہے اور اپنے فعل کو ذاتی اور انفرادی حیثیت دیکر کہا ہے کہ مجلس کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص مجلس احرار کا ممبر ہوتے ہوئے اپنے ذاتی مفاد کی خاطر خواہ کانگرس سے تعاون کرے خواہ مسلم لیگ سے اور خواہ سوشلسٹوں سے اگر صورت حال یہی ہے تو مجلس کے علیحدہ وجود کی ضرورت ہی کیا ہے؟

اصل بات یہ ہے کہ جب سے مجلس احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلی ہے تب سے اس کے لیڈروں کے پاؤں کہیں جمنے نہیں پاتے۔

اپنے وقار کو قائم کرنے کے لئے وہ مختلف کوششیں کرتے رہتے ہیں۔ مگر ہر موقعہ پر ان کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ اب ہر رکن جدھر اسے اپنی ترقی یا ذاتی منفعت حاصل کرنے کا امکان نظر آتا ہے ادھر ہی کا رخ کر لیتا ہے مجلس احرار اب صرف نام کو باقی رہ گئی ہے ورنہ اس کی روح رواں نکل چکی ہے۔ ان فی ذالک لعبرۃ لاولی الابصار

# سوامی دیانند صاحب کے قائم کردہ اصل کے مطابق

## وید کلام ربانی نہیں

از مکرم ملک فضل حسین صاحب

بانی آریہ سماج ستیارتھ پرکاش باب ۱۴ میں قرآن کریم کی ایک آیت کا مندرجہ ذیل مفہوم لکھ کر کہ کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ اللہ کو سجدہ کرتے ہیں وہ لوگ جو رہتے ہیں آسمانوں اور زمین میں۔ اور سورج چاند ستارے پہاڑ۔ درخت اور جانور۔ اعتراض کرتے ہیں کہ "جو غیر ذی روح اشیاء ہیں وہ خدا کو جان ہی نہیں سکتیں رفز پھر وہ اس کی عبادت کیونکر کر سکتی ہیں؟ اس لئے یہ کتاب (قرآن) کلام ربانی نہیں ہو سکتی۔ البتہ کسی گمراہ کی بنائی ہوئی معلوم دیتی ہے"۔

(ستیارتھ پرکاش ملک؟ باب ۱۴ اعتراض ۱۱۲)

جس لفظ کے معنے انہوں نے عبادت کئے ہیں۔ وہ دراصل "سجدہ" ہے جس کے معنی انقیاد۔ اطاعت اور فرمانبرداری کے

... کے یہی معنی مراد ہیں۔ ... ان کا اعتراض باطل ہے۔ کیونکہ ہمارا ایک آستک اور خدا پرست کا یقین اور ایمان ہے۔ کہ دنیا جہان میں جس قدر بھی مخلوق ہے۔ خواہ وہ مادی ہے یا غیر مادی ذی روح ہو یا غیر ذی روح سب کی سب خدا تعالیٰ ہی کے قبضہ و اختیار میں اور اسی کی [illegible] منقاد ہیں۔

پس قرآن کریم پر تو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ البتہ سوامی جی کے قائم کردہ اصل کے مطابق وید کا کلام ربانی نہ ہونا۔ بلکہ بروئے معیار دیانند جی کسی گمراہ کی بنائی ہوئی معلوم دیتا ہے"۔ اتھرووید کانڈ ۱۳ سوکت ۳ منتر ۲۴ میں لکھا ہے کہ "جو (پرمیشور) رازق اور ربانی دینے والا ہے اُنکی ہی اعلیٰ حکومت کو تمام متحرک سورج چاند وغیرہ کُرے اُپاسنے ماننے ہیں" الخ

جس لفظ کا ترجمہ یہاں "ماننے" کیا ہے۔ وہ اصل "اُپاستے" ہے جس کے معنی اُپاسنا یعنی عبادت کرنا ہے۔ اور اگر یہاں ماننے ہی معنے مراد لے لئے جائیں تب بھی وید کلام ربانی ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ سورج چاند جو غیر ذی روح مخلوق ہے وہ بقول مصنف ستیارتھ پرکاش خدا کو جان ہی نہیں سکتے تو اس کو مان کیسے سکتے ہیں؟

اسی طرح ذیل کا وید منتر ملاحظہ ہو رگوید منڈل ۸ سوکت ۳ منتر ۱۰
"اے اندرا تجھ کو چاہتے ہوئے ہم دوست یقینی طور پر آپ ہی کا دھیان کرنے والے ہو کر جس طرح آپ کے مخلوں کو [illegible] تے ہیں ویسے ہی دوسرے سب ہی کیا دیکھیں کیا نباتات اور کیا جمادات اپنے کلام سے آپ کی ہی تعریف کرتے ہیں" (رگوید بھاشیہ جلد اول پنڈت [illegible] کا ویدتیرتھ صفحہ ۹۰)

اگر بانی آریہ سماج کا معیار صحیح اور درست ہے تو پھر موجودہ وید لامحالہ کلام ربانی نہیں۔ البتہ کسی گمراہ کی بنائی ہوئی معلوم دیتی ہے۔ ناممکن ہے کہ غیر جاندار اور مادی اشیاء جو کہ ایشور کو جان ہی نہیں سکتیں اس کی تعریف کریں۔

اور سنئے:- اتھرووید کانڈ ۱۳ سوکت ۲ منتر ۳ میں لکھا ہے "جس کو باہم روکتی ہوئی للکارتی ہوئی دو فوجیں پرایت ہوتی (دیکھا کرتی) ہیں اور دیکھا ہے ڈرتے ہوئے سورج اور زمین اُس کو ... پکارا ہے۔۔ اس پرجاپتی سکھ داتا پرمیشور کے اعلیٰ اوصاف کیلئے ہم بھگتی کے ساتھ خدمت کریں" (تفسیر اتھرووید ترجمہ کشیم کرن داس جلد ۷ صفحہ ۴۳۶)
جب زمین اور سورج جاندار نہیں بلکہ غیر ذی روح اور بے جان ہستی ہیں تو ان میں قوت گویائی کہاں سے آگئی۔ اور کس طرح انہوں نے ڈرتے ہوئے ایشور کو پکارا ... وہ بوجہ غیر ذی شعور ہونے کے خدا کو جان ہی نہیں سکتے۔ تو پھر کیونکر

# وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔
(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

ع ۹۲۲۸ منکہ محمد مظفر ولد عبد العلی صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۳۱ء ساکن جمبو ڈاکخانہ کمہوانی ضلع تریپورا بنگال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ موضع زیند [illegible] محلہ [illegible] کہیں موروثی جائداد صرف ۳ کانی زرعی زمین ہے۔ جس کی قیمت ۱۵۰/ روپیہ ہوگی۔ اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت ہوگی لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ ۳۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد۔ محمد مظفر بحروف بنگالی :- گواہ شد سید سعید احمد موصی ع ۸۴۹۵ انسپکٹر بیت المال گواہ شد۔ ابو عیسیٰ بذل الرحیم بحروف بنگالی :-

ع ۹۴۳۳ منکہ بیگم بی بی زوجہ چوہدری فضل الٰہی صاحب قوم گوجر پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/[illegible]/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور۔ کانٹے، چوڑیاں طلائی وزنی پانچ تولہ اس کے علاوہ نقد روپیہ ہزار کا میرے پاس نقد موجود ہے۔ اور کچھ زیور فروخت کیا تھا۔ جس کی قیمت ۱۱۷۷/- روپیہ میرے پاس موجود ہے۔ میں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد میری وفات پر ثابت ہو۔ تو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبدہ۔ نشان انگوٹھا بیگم بی بی موصیہ گواہ شد۔ محمد الدین امیر جماعت احمدیہ [illegible]۔ گواہ شد۔ فضل الٰہی امیر جماعت احمدیہ خاوند موصیہ

ع ۹۳۲۵ منکہ قاسم خان ولد چوہدری اللہ دتہ صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۲۸ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن مالو کے ڈاکخانہ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اراضی تعدادی ۵۰ کنال بلا شرکت غیر کی ہے۔ اس پر قرضہ ۱۷۰۰ روپیہ ہے باقی جائداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد:- قاسم خان موصی نشان انگوٹھا گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ چوہدری محمد یوسف سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مالو کے۔

ع ۹۵۱۳ منکہ اکبر خان ولد مسند خان قوم پٹھان پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۲۴ء ساکن اکبر پور ڈاکخانہ خاص ضلع فرخ آباد صوبہ یو۔پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/[illegible]/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد صرف مکان مالیتی ۳۰۰/ روپیہ کا ہے اور ماہواری آمد ۳۵/- روپیہ دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- اکبر خان موصی نشان انگوٹھا گواہ شد محمد شفیع اکبر پور گواہ شد منظور احمد مبلغ یو۔پی۔ گواہ شد۔ محمد امین عباسی احمدی علی پور کھیڑہ

ع ۹۴۰۵ منکہ خواجہ عبد المجید ولد خواجہ غلام نبی صاحب قوم خواجہ پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چکوال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۴/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد قریباً ۵۰/ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد۔ خواجہ عبد المجید c/o حبیب موٹر سٹور ڈالسرائے روڈ ڈیرہ دون۔ گواہ شد۔ خواجہ بشیر احمد برادر حقیقی۔ گواہ شد۔ محمد سجاد علی انسپکٹر بیت المال۔

ع ۹۴۸۴ منکہ محمد عبد اللہ ولد چوہدری علی محمد صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ زمیندارہ عمر ۵۶ سال بیعت ۱۹۰۵ء ساکن کھیوہ باجوہ ڈاکخانہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اراضی تعدادی ۶۰ کنال اور مرہونہ اراضی کا زر رہن ۲۹۶/- روپیہ کی ہے آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد:- محمد عبد اللہ موصی نشان انگوٹھا گواہ شد چوہدری بشیر احمد کھیوہ باجوہ گواہ شد چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ منشی حمید اللہ عرف ثناء اللہ کھیوہ باجوہ

ع ۹۶۱۵ منکہ سردار محمد حیات خان صاحب قیصرانی ولد سردار غلام محمد خان صاحب قوم قیصرانی بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ قیصرانی ڈاکخانہ خاص ضلع ڈیرہ غازی خاں پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت

میری جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ فی الحال میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ مبلغ -/۸۰۰ روپے ہے۔ اس میں تمام الاؤنس بھی شامل ہیں۔ جو کہ میری آمد کے ساتھ شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ایک صد روپیہ بھی شامل ہے۔ جو کہ مجھے کی حیثیت سے ملا کرتے ہیں۔ میں اپنی موجودہ آمد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کرونگا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ میرے مرنے پر جسقدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ کیپٹن سردار محمد حیات خان ۵ بلوچ رجمنٹ حیدرآباد سندھ
گواہ شد:۔ رفیع الدین احمد انسپکٹر پولیس
گواہ شد:۔ رحمت اللہ ٹیچر نور محمد ہائی سکول حیدرآباد سندھ

# اکسیر شباب

یہ دوا نہایت مفید اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ اس میں کشتہ سونا مشک اور بہت سی قیمتی ادویہ پڑتی ہیں۔ اس کی تعریف کرنا لاحاصل ہے اس کے استعمال سے ہی اس کی خوبیاں معلوم کی جاسکتی ہیں۔ نہایت مقوی ادویہ سے اس کو ترتیب دیا گیا ہے۔ اور تمام اعضائے رئیسہ کی طاقت کا اس میں خیال رکھا گیا ہے۔ قیمت فی شیشی -/۲ روپے علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ

**دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب**

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق قادیان سے طلب فرمائیں۔ جسمیں مشک درجہ اوّل اعلیٰ زعفران و عنبر بیش قیمت اجزاء شامل ہیں قیمت مکمل کورس عـ۲ اور فی تولہ عـ



# مفید الاطفال

بچوں کے دست قبض۔ نزلہ زکام۔ دانت نکلنے کے عوارض سوکھا کمزوری کیلئے اکسیر چیز ہے۔

قیمت دو روپے فی شیشی۔ } طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

# تین ماہ میں اٹھرا کا علاج

پڑھیے اور فائدہ اٹھائیے

یہ وہ مرض ہے جس کو ہر فرد بشر جانتا ہے۔ جس کا علاج طبیب کم سے کم سال بھر میں کرتے ہیں۔ ہمارے بزرگ سید بزرگ شاہ صاحب لاہوری جو کہ اپنے وقت کے بڑے طبیبوں میں استاد مانے جاتے تھے انکا تین ماہ کا شرطیہ علاج مشہور تھا۔ یہ ہمارے بزرگوں کا یہ نسخہ صدری چلا آرہا ہے اور قریباً سو برس کا تجربہ شدہ ہے منگوا کر آزمائیے اور فائدہ اٹھائیے۔ قیمت تین ماہ مکمل کورس ۹ روپے بلا محصولڈاک۔ { حکیم حاذق سید مہر علی شاہ مالک دواخانہ فاروقی قادیان

# ضرورت رشتہ

ایک وجیہ نوجوان واقف زندگی کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ جو زمیندار اور صاحب جائداد ہیں۔ لڑکی یں مناسب سیرت احمدیت کی ہو۔ علاوہ اردو کے قرآن کریم کا ترجمہ ضرور جانتی ہو۔ نماز روزہ سکول جاری کرسکے۔ اور تبلیغ میں ممد و معاون ہو۔ ضرورتمند حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ بمعرفت عطا محمد ہیڈ کلرک دفتر بہشتی مقبرہ۔

# تقسیم ڈیویڈنڈ ۱۹۲۵ء

حسب فیصلہ جنرل اجلاس منعقدہ ۱۱ جولائی ۱۹۲۶ء منافع ۱۹۲۵ء بحساب دس فی صدی یکم اگست سے تقسیم ہونا شروع ہوگا۔ بیرونی حصہ داروں کو ترتیب وار منی آرڈر بعد اختتام پڑتال ڈاکخانہ روانہ ہونگے۔ لوکل حصہ دار اپنے منافع کی رقم کمپنی کے صدر دفتر سے صبح ۸ بجے سے گیارہ بجے تک وصول کرسکتے ہیں۔ منافع کی رقم وصول کرنے کے لئے اپنا شیئر سرٹیفیکیٹ اور حصص نمبر ہمراہ لاویں۔
اسی طرح بیرونی حصہ دار بھی منافع کی رقم طلب کرتے وقت اپنے حصص نمبر کا حوالہ دیں۔ مینیجنگ ڈائریکٹر

# احمدیت کے متعلق

## پانچ سوالات

(۱) کیا احمدیت کا اظہار کرنا ضروری ہے
(۲) غیر احمدی امام کے پیچھے نماز کیوں جائز نہیں
(۳) قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے پھر ہم کیوں احمدی نام رکھیں اور ایک نیا فرقہ قائم کریں۔
(۴) کیا قرآن شریف و حدیث شریف سے [illegible] ہے کہ ہم اپنی نجات کیلئے مسیح و مہدی کو علانیہ طور پر مانیں؟
(۵) کیا مذکورہ بالا حالات کے ماتحت خفیہ بیعت قبول کی جائے گی۔

جواب:۔ منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ دوسرا ایڈیشن مزید اضافے کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ طالب حق کو مفت۔ تبلیغ کے لئے ایک روپیہ کے آٹھ مع محصولڈاک

**عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن**

# عرق نور رجسٹرڈ

ضعف جگر بڑھی ہوئی تلی پرانا بخار۔ پرانی کھانسی۔ دائمی قبض۔ درد کمر۔ جسم پر خارش دل کی دھڑکن یرقان۔ کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بیقاعدگی کو دور کر کے سچی بھوک کو پیدا کرتا ہے۔ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعصاب کو دور کر کے قوت بخشتا ہے۔

عرق نور عورتوں کی جملہ ایام ماہواری کی بیقاعدگی کو دور کر کے قابل اولاد بناتا ہے۔ بانجھپن اور اٹھرا کی لاجواب دوا ہے

نوٹ:۔ عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپیہ صرف علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر

ڈاکٹر نور بخش ایف سنز عرق نور رجسٹرڈ قادیان پنجاب